عالمی یومِ انسدادِ چائلڈ لیبر 2026

سماج کہانی

مہک فاطمہ جعفری

ہر سال 12 جون کو دنیا بھر میں عالمی یومِ انسدادِ چائلڈ لیبر منایا جاتا ہے۔ اس دن کا مقصد بچوں سے مشقت کے خاتمے، ان کے بنیادی حقوق کے تحفظ اور تعلیم، صحت اور محفوظ بچپن کے حق کو یقینی بنانے کے لیے عالمی سطح پر آگاہی پیدا کرنا ہے۔ سال 2026 میں بھی یہ دن ایک ایسے وقت میں منایا جا رہا ہے جب دنیا بھر میں لاکھوں بچے غربت، بے روزگاری، تنازعات اور سماجی ناانصافیوں کے باعث اپنے بچپن سے محروم ہیں۔ پاکستان بھی ان ممالک میں شامل ہے جہاں چائلڈ لیبر ایک سنجیدہ سماجی اور معاشی مسئلہ بنا ہوا ہے۔

بچپن زندگی کا وہ دور ہوتا ہے جس میں بچے کو تعلیم، کھیل، محبت، تحفظ اور نشوونما کے مواقع میسر ہونے چاہئیں۔ مگر افسوس کہ پاکستان میں لاکھوں بچے اسکولوں کی بجائے ورکشاپوں، ہوٹلوں، بھٹوں، کھیتوں، گھروں اور فیکٹریوں میں کام کرنے پر مجبور ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں کتابوں کے بجائے اوزار ہیں اور ان کی آنکھوں میں خوابوں کی جگہ معاشی مجبوریوں کا بوجھ دکھائی دیتا ہے۔

پاکستان میں بچوں کی تعداد کل آبادی کا ایک بڑا حصہ ہے۔ اندازوں کے مطابق ملک کی تقریباً 40 فیصد آبادی 18 سال سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے۔ یہ نوجوان نسل پاکستان کا مستقبل ہے، لیکن اسی نسل کا ایک بڑا حصہ تعلیم اور بنیادی سہولیات سے محروم ہے۔ مختلف سرویز اور سرکاری رپورٹس کے مطابق لاکھوں بچے کسی نہ کسی شکل میں محنت مزدوری کر رہے ہیں، جن میں بڑی تعداد خطرناک کاموں سے بھی وابستہ ہے۔

چائلڈ لیبر کی سب سے بڑی وجہ غربت ہے۔ جب خاندان اپنی بنیادی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہوتے ہیں تو بچے بھی آمدنی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ مہنگائی، بے روزگاری اور کم آمدنی والے خاندانوں میں اکثر بچوں کو تعلیم چھوڑ کر کام پر بھیج دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات والدین کے لیے یہ ایک مجبوری بن جاتی ہے، مگر اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ بچے تعلیم سے محروم ہو کر غربت کے اسی دائرے میں پھنسے رہتے ہیں۔

تعلیم تک محدود رسائی بھی چائلڈ لیبر کے فروغ کی ایک اہم وجہ ہے۔ پاکستان میں لاکھوں بچے اب بھی اسکول سے باہر ہیں۔ دیہی علاقوں، کچی آبادیوں اور پسماندہ خطوں میں تعلیمی سہولیات کی کمی، اسکولوں کا فاصلہ، ناقص انفراسٹرکچر اور اساتذہ کی کمی بچوں کو تعلیم سے دور کر دیتی ہے۔ خاص طور پر بچیوں کی تعلیم کو کئی سماجی اور معاشی رکاوٹوں کا سامنا ہے۔

پاکستان میں چائلڈ لیبر مختلف شکلوں میں موجود ہے۔ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے بچے شدید گرمی اور سخت مشقت کا سامنا کرتے ہیں۔ ورکشاپوں میں کام کرنے والے بچے خطرناک مشینری اور کیمیکلز کے درمیان کام کرتے ہیں۔ گھریلو ملازمتوں میں مصروف بچے اکثر استحصال، تشدد اور بدسلوکی کا شکار ہوتے ہیں۔ زرعی شعبے میں بھی ہزاروں بچے خاندان کے ساتھ کھیتوں میں کام کرتے ہیں، جہاں انہیں تعلیم اور صحت کی سہولیات میسر نہیں ہوتیں۔

بچوں سے مشقت کے اثرات صرف جسمانی نہیں بلکہ ذہنی اور جذباتی بھی ہوتے ہیں۔ کم عمری میں مسلسل کام بچوں کی جسمانی نشوونما کو متاثر کرتا ہے، جبکہ تعلیم سے محرومی ان کے مستقبل کے مواقع محدود کر دیتی ہے۔ ایسے بچے خود اعتمادی کی کمی، ذہنی دباؤ اور سماجی تنہائی کا شکار بھی ہو سکتے ہیں۔ یوں ایک پوری نسل اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لانے سے محروم رہ جاتی ہے۔

پاکستان میں چائلڈ لیبر کے خاتمے کے لیے قوانین موجود ہیں۔ مختلف صوبوں میں کم عمر بچوں سے مزدوری کی ممانعت، جبری مشقت کے خلاف قوانین اور بچوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے اقدامات کیے گئے ہیں۔ پاکستان نے بین الاقوامی سطح پر بھی بچوں کے حقوق سے متعلق متعدد معاہدوں کی توثیق کر رکھی ہے۔ تاہم اصل مسئلہ قوانین پر عملدرآمد کا ہے۔ کئی شعبوں میں اب بھی کم عمر بچے کام کرتے دکھائی دیتے ہیں، جبکہ نگرانی اور قانونی کارروائی محدود نظر آتی ہے۔

چائلڈ لیبر کا خاتمہ صرف حکومتی ذمہ داری نہیں بلکہ پورے معاشرے کی مشترکہ ذمہ داری ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ غربت کے خاتمے، معیاری تعلیم کی فراہمی اور سماجی تحفظ کے پروگراموں کو مضبوط بنائے۔ اسکولوں کی تعداد میں اضافہ، مفت تعلیم، وظائف اور بچوں کے لیے محفوظ تعلیمی ماحول چائلڈ لیبر کی روک تھام میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اسی طرح نجی شعبے، سماجی تنظیموں اور میڈیا کو بھی اپنا کردار ادا کرنا ہوگا۔ کاروباری اداروں کو اپنی سپلائی چین میں بچوں سے مشقت کے خاتمے کو یقینی بنانا چاہیے، جبکہ میڈیا کو اس مسئلے پر مسلسل آواز اٹھانی چاہیے۔ والدین اور کمیونٹی رہنماؤں کو بھی یہ سمجھنا ہوگا کہ تعلیم ہی بچوں کو غربت سے نکالنے کا سب سے مؤثر ذریعہ ہے۔

عالمی یومِ انسدادِ چائلڈ لیبر ہمیں یہ یاد دلاتا ہے کہ ہر بچہ ایک خواب، ایک صلاحیت اور ایک روشن مستقبل رکھتا ہے۔ اگر ہم اپنے بچوں کو مزدوری، استحصال اور محرومیوں کے حوالے کر دیں گے تو دراصل ہم اپنے ملک کے مستقبل کو کمزور کر رہے ہوں گے۔ پاکستان کئی سرکاری اور غیر سرکاری تنظیمیں کام کر رہی ہیں جن میں نمایاں غیر سرکاری تنظیم عورت فاؤنڈیشن ہے جس نے خواتین کے حقوق کے ساتھ بچوں کے حقوق پر بھی بے تحاشہ کام کیا ہے جو بے مثال ہے۔ انسدادِ چائلڈ لیبر کے حوالے سے عورت فاؤنڈیشن نے صوبائی اور وفاقی سطح قانون بنانے والے اداروں کے ساتھ قانون سازی میں بھی کردار ادا کیا ہے جن میں خواتین کے حقوق، بچوں کے حقوق و تعلیم اور کم عمری کی شادی کے حوالے سے متعدد قوانین قومی و صوبائی اسمبلیوں کے فلور پر پیش کیے گئے جن میں عورت فاؤنڈیشن کی کاوشیں قابلِ تحسین ہیں۔

پاکستان کی ترقی کا راستہ ان فیکٹریوں، بھٹوں اور ورکشاپوں سے نہیں گزرتا جہاں بچے محنت کر رہے ہیں، بلکہ ان اسکولوں سے گزرتا ہے جہاں بچے تعلیم حاصل کر کے اپنے خوابوں کو حقیقت میں بدل سکتے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ ہم اجتماعی طور پر یہ عہد کریں کہ ہر بچے کو بچپن، تعلیم اور تحفظ کا حق دیا جائے، کیونکہ ایک محفوظ اور تعلیم یافتہ بچہ ہی ایک مضبوط اور خوشحال پاکستان کی ضمانت ہے۔

خلدِ بریں۔۔۔۔۔۔۔۔ (میر انیس)

جب کربلا میں داخلہء شاہِ دیں ہوا
دہشت بلا نمونہ خلدِ بریں ہوا
سر جھک گیا فلک کا یہ اوج زمیں ہوا
خورشید محوِ حُسنِ حسینؑ حسیں ہوا